

ہر نماز کے فرضوں کے بعد امام کا درس دینا کیسا؟

دارالافتاء الہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہمارے ہاں ایک مسجد میں ہر نماز کے فرضوں کے بعد امام صاحب کچھ درس دیتے ہیں، تو شرعاً رہنمائی فرمائیں کہ کیا ایسا کرنادرست ہے؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں فجر و عصر کی نمازوں کے فوراً بعد درس دینے میں تحریج نہیں، البته باقی نمازوں کے فوراً بعد درس نہ دیا جاتے، بلکہ فرضوں کے بعد کی سنتیں وغیرہ ادا کرنے کے بعد دیا جاتے، کیونکہ فضہاً تے کرام کی تصریحات کے مطابق جن فرض نمازوں کے بعد سنتیں ہیں، ان میں فرضوں اور سنتوں کے درمیان زیادہ وقفہ کرنا مکروہ تنزیہ ہے۔ مزید یہ کہ مسجد میں درس دینے کے حوالے سے اس بات کا بھی خیال رکھا جاتے کہ ایسے وقت میں اور اتنی آواز سے ہو کہ کسی نمازی کی نماز میں خلل نہ آئے۔ اور تیسری نہایت اہم بات یہ ہے کہ درس اتنی تعداد اور مقدار میں دینا چاہیے کہ لوگ بیزارنہ ہو جائیں۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقة رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

”کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقُدِّمْ إِلَّا مَقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمَنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكَتْ يَا زَالْجَلَالُ وَالْإِكْرَامُ“

ترجمہ: بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ”اللهم أنت السلام و منك السلام تبارکت ياذالجلال والإكرام“ کہنے کی مقدار ہی بیٹھتے۔ (صحیح مسلم، ج 1، ص 414، دار احیاء التراث، بیروت)

خامن الحفظین علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ذکورہ بالاحدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

”وقول عائشة بمقدار لا يفيد أنه كان يقول ذلك بعينه، بل كان يجدد بقدر مايسعه ونحوه من القول تقريباً... وأماماً ورد من الأحاديث في الأذكار عقب الصلاة فلا دلالة فيه على الإتيان بها قبل السنة، بل يحمل على الإتيان بها بعدها؛ لأن السنة من لواحق الفريضة وتتابعها ومكملاً لها فلم تكن أجنبية عنها، فما يفعل بعدها يطلق عليه أنه عقب الفريضة... حتى لو صلاها بعد الأذكار تقع سنة مؤداة، لكن لا في وقتها المسنون“

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس مقدار والی بات، کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعینہ صرف یہی دعا پڑھتے تھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اتنے وقت تک بیٹھتے تھے جتنے میں یہ دعا یا تقریباً اس جتنا کوئی اور ردو و ظیفر پڑھا جاسکے۔۔۔ جہاں تک نماز کے بعد پڑھے جانے والے اور اذکار کے متعلق احادیث ہیں، تو ان میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ انہیں سنت سے پہلے پڑھا جائے، بلکہ انہیں سنت کے بعد پڑھنے پر محمول کیا جائے گا، کیونکہ سنت فرض نماز کے لوازمات، توابع اور تکمیلات

میں سے ہے، لہذا یہ فرض نماز سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ پس سنت کے بعد پڑھنے کو بھی فرض نماز کے بعد پڑھنا ہی کہا جائے گا۔۔۔ حقیقت کہ اگر کوئی شخص اور اداؤ نمائندگی کے بعد سنت ادا کرے تو وہ سنت ادا ہو جائے گی، لیکن وہ اپنے مسنون وقت میں ادا نہیں ہوگی۔ (رد المحتار، ج 1، ص 530، دارالفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ جس فرض کے بعد سنت ہے اس فرض کے بعد مناجات کرنا درست ہے یا نہیں؟ یا بغیر مناجات کے سنت ادا کرے یا مختصر مناجات کے بعد سنت شروع کرے؟ تو آپ علیہ الرحمٰن نے جواباً ارشاد فرمایا: ”جائز و درست تو مطلقاً ہے۔ مگر فصلٰ طویل مکروہ تنزیہی و خلاف اولیٰ ہے اور فصلٰ قلیل میں اصلاً حرج نہیں۔۔۔ آیتالحرسی یا فرض مغرب کے بعد 10 دس بار کلمہ توحید پڑھنا فصلٰ قلیل ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 6، ص 234، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے: ”جس نماز کے بعد سنتیں ہیں ان میں سلام کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفاء کرے، تاکہ سنتوں میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ زیادہ تاخیر کو ہمارے فقہاء کرام مکروہ فرماتے ہیں۔“ (فتاویٰ امجدیہ، ج 1، ص 77، مکتبہ رضویہ، کراچی) مسجد میں درس دینے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کسی نمازی کی نمازی کی نمازی میں خلل نہ آئے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ مسجد میں مسائل کا بطور وعظ نماز سے پہلے یا بعد بیان کرنا چاہیے یا نہیں، جب کہ کوئی نفل پڑھتا ہو، کوئی سنتیں؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ”مسائل قبل نماز خواہ بعد نماز، ایسے وقت بیان کئے جائیں کہ لوگ سننے کے لئے فارغ ہوں، نمازوں کی نمازوں میں خلل نہ آئے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 8، ص 123، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللَّهُ أَخْلَمُ عَرَّقَ وَجَلَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: Pin-7717

تاریخ اجراء: 9 شعبان المعنیم 1447ھ / 29 جنوری 2026ء